© rasailojaraid.com

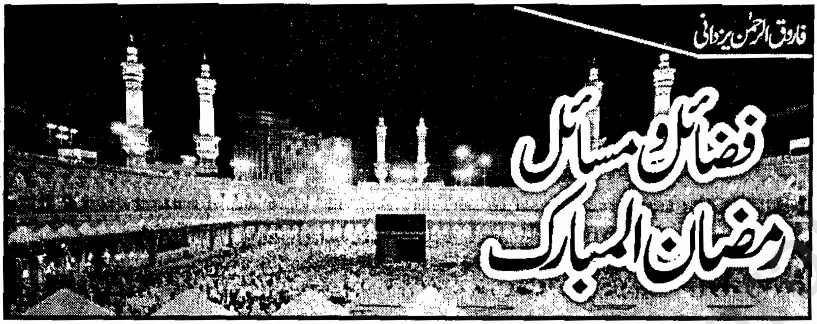

فضائل و مسائل رمضان المبارک

فاروق الرحمٰن یزدانی

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خاتم الانبياء والمرسلين. اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم' بسم الله الرحمن الرحيم. ﴿يا ايها الذين امنو كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون﴾ (۲/البقرہ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے کہ:

الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا. اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کا نظام اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے اور پھر ان اعمال کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کی کچھ حدود و قیود بھی بیان فرمائیں ہیں کہ فلاں فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والا ہے اور فلاں عمل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے انہی اعمال میں سے ایک عمل روزہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہے کہ اس کے متعلق ارشاد فرمایا:

کل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لی وانا اجزی به (بخاری ۱/ ۲۵۵ کتاب الصوم) کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہے سوائے روزے کے اس کا یہ عمل میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا دونگا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

والذی نفس محمد بيده لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسک (بخاری' کتاب الصوم) مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی بُو سے بھی زیادہ پاکیزہ (محبوب) ہے۔ اس قدر محبوب عمل روزے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے خاص فضل و رحمت کرتے ہوئے سال میں ایک مہینہ فرض قرار دے دیا تاکہ جو لوگ اپنی سستی یا کاہلی کی وجہ سے عام دنوں میں روزہ رکھ کر یہ فضیلت حاصل نہیں کر سکتے وہ فرض سمجھ کر رمضان المبارک کو روزے میں گزار دیں تاکہ سبھی مسلمان یہ سعادت حاصل کریں۔

فضائل رمضان المبارک

پھر اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو بابرکت بنایا اور عام مہینوں پر اس کو فضیلت و برتری عطا فرما دی جو دوسرے مہینوں کو حاصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں کہ قرآن مجید سمیت تمام آسمانی کتب کا نزول اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک میں فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے: شہر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقرۃ) کہ رمضان المبارک وہ (بابرکت) مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔

رمضان المبارک کا یہ بہت بڑا اعزاز ہے اور اس کی فضیلت کی دلیل بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين (بخاری ۱/۲۵۵، کتاب الصوم) جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بخاری کی ہی ایک حدیث کے الفاظ ہیں: **فتحت ابواب الجنة.** کہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے رمضان المبارک کی فضیلت کو امام کائنات حضرت محمد ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الجنة تزخرف لرمضان من راس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يومه من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يا رب اجعل لنامن عبادك ازواجا تقربهم اعيننا وتقر اعينهم بنا (مشکوٰۃ ۱/۱۷۴، کتاب الصوم) بے شک جنت کو رمضان المبارک کیلئے ایک سال تک مزین کیا جاتا ہے تو جب رمضان المبارک کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں سے گزرتی ہوئی حور عین تک پہنچتی ہے تو وہ کہتی ہیں اے اللہ اپنے بندوں میں سے ہمارے جوڑے بنا دے کہ ان سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہماری وجہ سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کیلئے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا آسمان سے وحی کے ذریعے کتابوں کی شکل میں احکامات نازل فرمائے اور سب سے آخر میں ختم الرسل ﷺ کو بھیجا جن کی تعلیمات قیامت تک لوگوں کو راہ ہدایت کی رہنمائی کرتی رہیں گی لیکن جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا یہ لطف وکرم اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش جنوں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے تو ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھولا نہیں جاتا اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ مزید ارشاد فرمایا

وينادى مناديا باغى الخير اقبل ويا باغى الشر اكثر ولله عتقاء من النار وذالك كل ليلة (ترمذی ۱/۱۴۷، کتاب الصوم) اور منادی کرنے والا منادی کرتا ہے اے بھلائی میں رغبت رکھنے والے آگے بڑھ اور اے برائی کی رغبت رکھنے والے باز آجا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہی جہنم سے آزاد کرنا ہے اور یہ عمل ہر رات جاری رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے اس مہینہ کے دن رات لیل ونہار اور ایک ایک لمحے کو بابرکت بنا دیا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه** (بخاری ۱/۲۶۹، باب فضل من قام رمضان) کہ جس شخص نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا (یعنی رات کو نماز پڑھی) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں۔ **من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه**

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بخاری ا/ ۲۵۵ باب من صام رمضان) جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ان تمام احادیث سے رمضان المبارک کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی بے شمار آیات و احادیث ہیں۔ جن میں ماہ رمضان کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر اس پر اکتفا کر کے چند ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ ہر آدمی کو کوشش کرنی چاہئے کہ رمضان المبارک کو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارے اور رمضان المبارک کا ایک ایک لمحہ غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ نیکیوں کو اپنائے اور برائیوں سے اجتناب کرے۔

استقبال رمضان

بعض لوگ رمضان المبارک کے استقبال کے نام پر ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں ایسا روزہ رکھنے سے ہادی برحق ﷺ نے منع فرمایا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لا تقدموا صوم رمضان بیوم ولا یومین الا ان یکون صوم یصومه رجل فلیصم ذالک الصوم** (ابوداؤد ا/ ۳۲۶ کتاب الصوم) کہ نہ رکھو رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ۔ مگر وہ شخص جو پہلے سے روزہ رکھتا ہے تو وہ رمضان سے پہلے روزہ رکھ سکتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی سوموار اور جمعرات کا روزہ ہمیشہ رکھتا ہے اب رمضان المبارک منگل یا جمعہ کو شروع ہو رہا ہے تو یہ آدمی اس دن سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھ سکتا ہے کیونکہ اس نے یہ روزہ معمول کے مطابق رکھنا ہے نہ کہ استقبال رمضان کیلئے۔

رویت ہلال

رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھنا چاہئے شک کی صورت میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا رأیتموه فافطروا واذا رأیتموه فصوموا فان غم علیکم فاقدروله (بخاری ا/ ۲۵۵ کتاب الصوم باب رویۃ الہلال) جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اس کو دیکھو تو افطار کرو اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو پھر تم اس کا اندازہ لگایا کرو (یعنی شعبان اور رمضان کی گنتی ۳۰ تک مکمل کیا کرو) جیسا کہ دوسری حدیث میں الفاظ ہیں: **فاکملوا العدة ثلثین**. کہ تم تیس تک گنتی مکمل کیا کرو۔

چاند دیکھنے کی دعا

رسول اللہ ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد ھلال خیر و رشد امنت بالذی خلقک. (اے اللہ) اس کو خیریت اور ہدایت کا چاند بنا۔

میں اس ذات پر ایمان لایا جس نے (اے چاند) تجھے پیدا کیا۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۴۷ کتاب الادب)

آپ یہ دعا بھی پڑھتے:

Monthly ... 99-J Model ... Phone ...
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الحمدلله الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا (ابوداؤد ۲/ ۳۴۷) تمام تعریفیں اس اللہ ہی کیلئے ہیں جو ایسا مہینہ لے آیا (یعنی رمضان المبارک) اور ایسا مہینہ لے گیا (یعنی شعبان کا) اور ایک دوسری حدیث میں یہ دعا بھی مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب چاند کو دیکھتے تو فرماتے: اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام ربی وربک اللہ (ترمذی ۲/۱۸۳، کتاب الدعوات) اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن وایمان، سلامتی اور اسلام والا بنا۔ (اے چاند) میرا رب اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔

نوٹ

آج کل چاند دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی بلکہ حکومت کی اطلاع پر ہی انحصار کیا جاتا ہے اس لئے چاند کے طلوع ہونے کی جب بھی خبر ملے تو آدمی یہ دعا پڑھ سکتا ہے۔

نیت روزہ

رسول اللہ ﷺ نے ہر عمل کا دارومدار نیت کو قرار دیا ہے جو آدمی جس کام کے لئے جس چیز کی نیت کریگا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے مطابق جزا دیگا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے:

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امری مانوی (بخاری ۱/۲، باب کیف کان بدء الوحی)

"بے شک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے بے شک آدمی کیلئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی"

اس لئے ہر عمل کرنے سے پہلے اس کام کو اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کیلئے کرنے کی نیت کرنی چاہئے مگر روزے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ روزے کی نیت رات کو ہی فجر سے پہلے کر لینی چاہئے کیونکہ جو آدمی فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ ارشاد پیغمبر ﷺ ہے:

من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام لہ (ابوداؤد ۱/ ۳۴۰، کتاب الصوم) ترمذی ۱/۱۵۴، ابواب الصوم نسائی ۱/ ۲۶۱، کتاب الصوم) جو شخص فجر سے پہلے روزے کی نیت نہیں کریگا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ صبح کے روزے کی نیت رات کو ہی کر لی جائے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ فجر کے بعد بھی زوال سے پہلے پہلے نیت کر سکتا ہے تو یہ فرض روزے کے لیے درست نہیں اور نیت کا تعلق دل کے ارادے اور عزم سے ہے جو لوگ زبان سے وبصوم غد نویت من شھر رمضان کے الفاظ کہتے ہیں وہ خلاف سنت کام کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے اور پھر ذرا اس کے معانی پر غور کریں تو عقلاً بھی یہ لفظ کہنا درست نہیں کیونکہ ان الفاظ کے معانی ہیں "میں نے کل کے روزے کی نیت کی" اور یہ الفاظ سحری کے کھانے کے بعد کہے جاتے ہیں جیسا کہ ٹی وی اور ریڈیو پہ بھی سنائے جاتے ہیں، سوال یہ ہے کہ اگر تو اسی دن کے روزے کی نیت کر رہا ہے تو کل کے روزے کی نیت کہہ کر جھوٹ بول رہا ہے اور اگر آئندہ آنے والے کل (دن) کی نیت کر رہا ہے تو پھر جس دن کا یہ روزہ رکھ رہا ہے اس کی نیت کہاں گئی اس لئے یہ الفاظ غلط ہیں نہ تو عقلاً صحیح ہیں اور نہ ہی قرآن و حدیث میں اس کا کوئی ثبوت ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قیام اللیل

ویسے تو ہر مسلمان کو قیام اللیل کا ہر رات اہتمام کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرمائی ہے لیکن رمضان المبارک میں اسکا اجر و ثواب بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه. جو شخص رمضان کا قیام ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے کریگا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں مگر یہ بات یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں صرف وہی اعمال قبول ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوں۔ جو اعمال آپ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوں گے وہ ہرگز قبول نہیں کئے جائیں گے خواہ وہ اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہی کیوں نہ ہوں؟ ناطق وحی رسول حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من احدث فی امر ناھذا ما لیس منه فھورد (بخاری ۱/۳۷۱ کتاب الصلح۔ مسلم ۲/۷۷) کہ جو شخص بھی ہماری شریعت میں کوئی ایسا عمل ایجاد کریگا جو اس میں نہیں ہے تو وہ عمل رد کر دیا جائیگا اس لئے ہر آدمی کو چاہئے کہ اپنی زندگی کے ایک ایک عمل کو اسوہ رسول اللہ ﷺ کے مطابق ادا کرے تا کہ وہ قبولیت کا درجہ حاصل کر کے اجر و ثواب کا باعث ہو رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں وتر سمیت گیارہ رکعات عشاء اور فجر کی نماز کے علاوہ رات کو ادا فرمایا کرتے تھے۔ غیر رمضان میں آپ ﷺ تہجد کے وقت ادا فرماتے تھے اور رمضان المبارک میں آپ نے تین دن مختلف اوقات میں ادا فرما کر امت کی سہولت کیلئے عشاء کے متصل بعد پڑھنے کی بھی اجازت فرما دی۔ آپ ﷺ کی اس نماز کو قیام اللیل تہجد اور تراویح کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں تراویح کے نام سے مشہور ہیں تو اس لحاظ سے تراویح کی نماز وتر سمیت گیارہ رکعت ہی سنت قرار پائی اس سے کم یا زیادہ رکعات کو سنت رسول ﷺ نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ام المومنین صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ما کان رسول الله ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة (بخاری ۱/۱۵۴، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ) کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے اس لئے سنت تراویح وتر سمیت گیارہ رکعات ہی ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں حدیث سے بھی ثابت ہے اور جید علمائے احناف کے اقوال بھی اس پر دلالت کرتے ہیں کہ بیس رکعت یا اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں ہے۔ تفصیل کا یہاں محل نہیں اگر مقصود ہو تو اس مسئلہ پر مستقل کتب موجود ہیں ان کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔

رات کے آخری حصے میں اور فجر سے پہلے کھانا کھانے کو سحری کا کھانا کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے: **تسحروا فان فی السحور برکة** (بخاری ۱/۲۵۷، کتاب الصوم، مسلم ۱/۳۵۹، کتاب الصوم) سحری کھایا کرو بے شک سحری کھانے میں برکت ہے۔

سحری کا وقت

سحری کھانے کا بہترین وقت سحری کے آخری وقت یعنی فجر سے پہلے کھانا ہے بعض ۳۔۴ گھنٹے یا اس سے کم یا زیادہ وقت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پہلے کھانا کھالیتے ہیں اور پھر بعض فجر کی نماز تک سوئے رہتے ہیں اور بعض اس کے بعد تک تو یہ درست نہیں ہے۔ روزہ تو اگرچہ ہوجائیگا مگر ایسا شخص سحری کی برکت سے محروم ہوگا کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ دیر سے سحری کھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تسحرنا مع رسول اللہ ﷺ ثم قام الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیۃ (بخاری ۱/ ۲۵۷' کتاب الصوم) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کی۔ پھر آپ نماز کیلئے کھڑے ہوئے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقفہ تھا (تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا) کہ جتنے وقت میں پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔ اس لئے سحری ہمیشہ آخری وقت میں کھانی چاہئے۔ اگر آدمی جنبی ہو اور صبح وقت کم ہے تو وہ وضو کر کے سحری کھالے بعد میں غسل کر کے نماز پڑھ لے اس کا روزہ درست ہے۔ بعض لوگ ایسی صورت میں غسل کے چکر میں سحری کھانے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ امہات المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ کان یدرکه الفجر وهو جنب من اهله ثم یغتسل ویصوم (بخاری ۱/ ۲۵۸' کتاب الصوم مسلم ۱/ ۳۵۴' کتاب الصوم) بے شک رسول اللہ ﷺ کو جنابت کی حالت میں فجر ہوجاتی (تو آپ ﷺ سحری کھالیتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

بعض امور ایسے ہیں کہ جن کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

حیض ونفاس

جس عورت کو روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہوجائے تو وہ روزہ چھوڑ دے کیونکہ اس کا روزہ ختم ہوجاتا ہے اور جب اس کے یہ ایام گزر جائیں تو باقی روزے رکھے اور جتنے روزے اس کے چھوٹ گئے ہیں رمضان المبارک کے بعد ان کی قضا دے لے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ عورتوں کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا:

ألیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم (بخاری ۱/ ۴۴' کتاب الحیض) کہ کیا یہ صورت نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوجاتی ہے تو نہ وہ نماز پڑھتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھتی ہے؟

جماع

اسی طرح اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے حالت روزہ میں جماع کرے تو ان دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا کرنے والا شخص روزے کی قضا دے گا اور روزہ توڑنے کا کفارہ بھی ادا کریگا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا:

ھلکت قال مالک قال وقعت علی امراتی وانا صائم قال رسول اللہ ﷺ ھل تجد رقبة تعتقها قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تجد اطعام ستین مسکینا قال لا......الخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(بخاری ۱/ ۲۵۹' کتاب الصوم)

اللہ کے رسول ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو طاقت رکھتا ہے کہ ایک غلام آزاد کرے؟ وہ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تو مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے تھوڑی دیر انتظار کیا اور ایک ٹوکرا کھجوروں کا لایا گیا' آپ نے فرمایا کہ یہ ٹوکرا لے اور تمام کھجوریں غریبوں مسکینوں میں تقسیم کر دے اس نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں مجھ سے زیادہ غریب بھی کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے اور فرمایا جا گھر جا کے کھا لے اللہ تیرا کفارہ قبول کرے گا۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو آدمی روزے کی حالت میں جماع کرے اولاً تو وہ ایک غلام آزاد کرے' اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ مسلسل روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے' لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آدمی رمضان المبارک میں ایسی غلطی کرے اور کفارہ ادا کر دے کیونکہ مالدار لوگوں کیلئے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ ایسا کرنا بہت سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حدود کو توڑنا ہے یہ کفارہ تو صرف اس صورت میں ہے کہ آدمی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا اور اس سے یہ فعل ہو گیا ورنہ ہر انسان کو حتی الوسع پرہیز کرنا چاہئے اور جان بوجھ کر ایسی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔

قے کرنا

اگر کسی آدمی کو خود قے آ جائے تو اس کا روزہ ٹوٹتا نہیں اور اگر کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے خواہ تھوڑی قے کرے یا زیادہ۔ بعض لوگوں نے جو تقسیم کی ہوئی ہے کہ منہ بھر کر آئے یا ایک ہی دفعہ زیادہ آئے تو پھر روزہ ٹوٹتا ہے یہ سب غلط ہے۔ قے تھوڑی ہو یا زیادہ اگر جان بوجھ کر کی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ذرعه القئ فليس عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض (ترمذی ۱/ ۱۵۳' ابواب الصوم) جس شخص کو خود قے آ جائے اس پر قضاء نہیں اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ قضاء دے۔

کھانا پینا

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھانے پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اذا نسي فاكل او شرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه** (بخاری ۱/ ۲۵۹' کتاب الصوم) جب کوئی آدمی بھول کر کھا یا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلا دیا اور پلا دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا جان بوجھ کر کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

روزے کی حالت میں جن کاموں سے پرہیز لازمی ہے

روزہ صرف کھانے پینے کو ترک کرنے کا ہی نام نہیں بلکہ ہر اس عمل سے پرہیز کرنا لازمی ہے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے یا جن کاموں کو ناپسند کیا ہے۔ ذرا غور کیجئے کہ اگر روزے کی حالت میں بعض جائز امور مثلاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھانا پینا اور جماع وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں' تو جو کام شریعت میں سرے سے ہیں ہی حرام وہ کیونکر جائز ہو سکتے ہیں؟ آج ہمارے اکثر لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں۔ مگر پھر سارا دن ٹی وی یا وی سی آر پر گندی فلمیں یا ڈرامے دیکھنے میں گزار دیتے ہیں۔ بعض فحش گانے سنتے ہیں اور کوئی لڈو اور شطرنج پر جوا کھیلتا ہوا یہ کہتا ہے کہ جی روزہ بھی تو نبھانا ہے۔

میرے بھائیو یہ سب کام اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے ہیں ان سے عام ایام میں بھی پرہیز لازمی ہے چہ جائیکہ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں کیئے جائیں اسی طرح بعض نوجوان سکولوں اور کالجوں کے گیٹوں پہ منڈلاتے رہتے ہیں اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تو بازاروں میں نوجوانوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ میری ماؤں بہنوں سے بھی گزارش ہے کہ اولاً تو کوشش کریں کہ خود بازار سے شاپنگ کرنے کی بجائے اپنے باپ بیٹے خاوند یا بھائی کے ذریعے مطلوبہ چیز منگوالیں اگر کوئی مجبوری ہو تو اپنے کسی محرم کے ساتھ جا کر رمضان المبارک کے ابتدائی ایام میں خرید سکتی ہیں۔ کوئی چاند رات کو جانا تو ضروری نہیں ہے جس طرح بعض آوارہ نوجوان اپنے گھروں سے بے فکر بازاروں میں آوارہ گردی کرتے ہیں' اسی طرح بعض عورتیں بھی بن ٹھن کر صرف بازاروں کی رونق اور ہلہ گلہ دیکھنے کیلئے جاتی ہیں۔ یاد رکھو یہ سارے اعمال روزے کو برباد کر دیتے ہیں۔ ہادی کائنات ﷺ نے اپنی مبارک زبان نبوت سے ارشاد فرمایا:

من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس للّٰہ حاجة فی ان یدع طعامه و شرابه (بخاری ۱/ ۲۵۵' کتاب الصوم)

جو شخص جھوٹ اور گناہ کے کام نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔ (یعنی اس کا کھانا پینا چھوڑنا اور کھاتے پیتے رہنا برابر ہے) اسی طرح چغلی' غیبت' لڑائی' جھگڑا' گالی گلوچ' حرام دیکھنا' ناجائز سننا اور بولنا سب کام روزے کے منافی ہیں۔ اس لئے ان سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی کرنے اور برائیوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

جائز امور

روزے کی حالت میں بعض ایسے کام بھی ہیں جن کا کرنا جائز ہے مثلاً غسل کرنا' تیل لگانا' سرمہ لگانا' آئینہ دیکھنا' کنگھی کرنا وغیرہ جائز ہے ان سے روزے کی صحت میں کوئی فرق نہیں آتا۔

افطاری

سارا دن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم کے مطابق روزے کی حالت میں گزار کر اب افطاری کا وقت ہوا ہے تو اس وقت جتنی خوشی روزے دار کو ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی کر سکتا ہے کوئی دوسرا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ خود رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

للصائم فرحتان یفرحهما اذا افطر فرح واذا لقی ربه فرح بصومه (بخاری ۱/ ۲۵۵' کتاب الصوم)

کہ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں' ایک خوشی تو اس کو افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی قیامت کے دن ہوگی مگر بعض لوگ افطاری کے وقت تاخیر کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں جی سارا دن روزہ رکھا ہوا ہے اب پانچ منٹ اور انتظار نہیں کر سکتے اور اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طرح وہ دیر سے افطار کرتے ہیں۔ حالانکہ جب سورج غروب ہو جائے تو پھر تاخیر نہیں کرنی چاہئے بلکہ جلدی افطار کر لینا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر** (بخاری ۱/۲۶۳' باب تعجیل الافطار) جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں گے اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے۔

افطاری کروانا

افطاری کے وقت کوشش کرنی چاہئے کہ کسی دوسرے بھائی کا روزہ افطار کروایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من فطر صائما کان له مثل اجره غیر انه لا ینقص من اجر الصائم شیئا (جامع ترمذی ۱/۱۶۶' جامع ابواب الصوم) جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا تو اس کو اس کی مثل اجر ملے گا' اور روزے دار کے ثواب میں سے بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

تو اس طرح آدمی کو اپنے روزے کا ثواب تو ملتا ہی ہے ساتھ ہی اس کو دوسرے کے روزے کا بھی اجر مل جائیگا۔ بلکہ تمام لوگوں کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کی چیز سے روزہ افطار کریں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم تو صرف اپنی چیز سے ہی روزہ افطار کریں گے تا کہ ہمارا ثواب کسی دوسرے افطار کروانے والے کو نہ مل جائے تو میرے بھائیو! رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرما دی ہے کہ اس سے روزے دار کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ روزہ کی افطاری کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد ۱/۳۲۹' کتاب الصوم) اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی افطار کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ افطاری کر لیتے تو یہ دعا پڑھتے۔

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (ابوداؤد ۱/۳۲۸' کتاب الصوم)

پیاس ختم ہوگئی اور رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اجر ثابت ہو گیا اس لئے یہی دعائیں پڑھنی چاہئیں خود ساختہ الفاظ کہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بیٹھنے کو اعتکاف کہتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کان رسول ﷺ یعتکف العشر الاخیر من رمضان (بخاری ۱/۲۷۱' ابواب الاعتکاف)

رسول اللہ ﷺ رمضان کا آخری عشرہ اعتکاف کرتے تھے۔ اعتکاف صرف مسجد میں ہی ہو سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد** (البقرة)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع (ابوداؤد ۱/۳۴۲' کتاب الصیام) کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے' اسی طرح معتکف آدمی کیلئے روزے کی حالت میں بھی ہونا ضروری ہے۔ عورتیں بھی اعتکاف کر سکتی ہیں مگر مسجد میں اگر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مساجد میں عورتوں کے اعتکاف کا انتظام نہ ہوتو وہ اعتکاف نہ کریں آج کل گھروں میں عورتیں اعتکاف کر لیتی ہیں تو یہ درست نہیں ہے ویسے اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں مگر اس کو اعتکاف نہیں کہا جا سکتا۔ معتکف آدمی ضرورت کے وقت اپنے گھر میں بھی جا سکتا ہے۔ مثلاً اس کو مسجد میں کھانا پہنچانے والا کوئی نہیں تو کھانے کیلئے گھر جا سکتا ہے یا کوئی اسی طرح مجبوری بن جائے تو وہ گھر جائے مگر زیادہ دیر ٹھہرنے کی بجائے ضرورت پوری کر کے فوراً مسجد میں واپس آئے۔

صدقۃ الفطر

مسلمان جب رمضان المبارک کا مہینہ روزے کی حالت میں گزارتے ہیں تو اس ماہ مبارک کے آخر میں کچھ صدقہ کرنا رسول اللہ ﷺ نے فرض فرمایا ہے۔ کیونکہ اس سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے حضور شکریہ کا اظہار ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور دوسرا اگر دوران روزہ کوئی لغزش، غلطی ہوگئی تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کمی کو پورا فرما دیتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول الله ﷺ زكوة الفطر طهرة للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين. (ابوداؤد ۲۳۳ کتاب الزکوۃ)

رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا جو کہ روزوں کیلئے پاکیزگی ہے فضولیات اور گناہوں سے اور مسکین کیلئے کھانا ہے کتب احادیث میں فطرانہ کو صدقہ فطر یا زکوٰۃ الفطر کہا گیا ہے مگر ہمارے ہاں چونکہ فطرانہ کا لفظ معروف اور مستعمل ہے اس لئے بات کو واضح کرنے کیلئے اس کو فطرانہ بھی کہا جائیگا۔ اور یہ فطرانہ ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ غلام ہو یا آزاد غریب ہو یا امیر اس میں مال کا کوئی نصاب مقرر نہیں ہے بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ فطرانہ اس پر فرض یا واجب ہے جس پر زکوٰۃ فرض ہے تو یہ غلط ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فرض رسول الله ﷺ زكوة الفطر صاعا من تمر اوصاعا من شعير على العبد والحر والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين (بخاری ۱/۲۰۴، باب فرض صدقۃ الفطر)

رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر فطرانہ فرض کیا ہے ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع جو سے، خواہ غلام ہو یا آزاد مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس لئے ہر مسلمان کو خواہ وہ روزے رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو فطرانہ ادا کرنا چاہئے جو کہ ایک صاع ہے۔ آج ہمارے مروجہ طریقہ کے مطابق دو کلو سو گرام کے قریب بنتا ہے اس لئے احتیاطاً تقریباً اڑھائی کلو گندم یا اس کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق قیمت ادا کرنی چاہئے۔ جہاں آٹا استعمال ہوتا ہے مثلاً شہری علاقوں میں وہاں آٹے کی قیمت اور جن علاقوں میں چاول زیادہ استعمال ہوتا ہے وہاں چاول کی قیمت یا جنس چاول ادا کئے جائیں۔

فطرانہ کا وقت

فطرانہ عید کی نماز ادا کرنے سے قبل ادا کرنا چاہئے۔ ہمارے بعض علاقوں میں لوگ عید الفطر کی صبح کو فطرانہ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ چاہئے کہ دو چار دن پہلے ادا کر دیا جائے۔ تاکہ اس کا جو ایک مقصد غرباء و مساکین کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنا ہے وہ بھی شریک ہو سکیں مثلاً کوئی بچوں کیلئے کپڑے بنا لے گا جوتا خرید لے گا یا عید کے دن اچھے کھانے کا بندوبست کر لے گا جبکہ عید کے دن فطرانہ کی رقم ملنے پر کما حقہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی ایک یا دو دن پہلے فطرانہ ادا کر دیتے تھے جیسا کہ بخاری میں منقول ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كانو يعطون قبل الفطر بيوم او يومين (بخاری ا/۲۰۵) کہ صحابہ کرام فطرانہ عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کر دیتے تھے۔

عید الفطر

رمضان المبارک کے جب انتیس دن گزر جائیں تو چاند دیکھ کر عید کرنا چاہئے کیونکہ قمری مہینہ کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اگر مطلع ابر آلود ہو تو پورے تیس دن مکمل کر کے عید الفطر ادا کرنی چاہئے عید الفطر کے دن غسل کر کے عید کے دن نئے یا دھلے ہوئے صاف ستھرے کپڑے پہن کر عید گاہ جانا چاہئے۔عید الفطر کے لئے طاق کھجوریں کھا کر جانا چاہئے اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو چھوارے یا کوئی اور میٹھی چیز بھی کھائی جاسکتی ہے۔عید گاہ میں آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا بھی سنت ہے اور راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے جانا چاہئے۔ **الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله الله اكبر الله اكبر ولله الحمد.** عید الفطر کی نماز مسجد سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنی چاہئے جو کہ بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعت با جماعت ادا کی جائے گی۔ نماز کے بعد امام صاحب خطبہ دیں گے وہ بھی سب کو سننا چاہئے اور بعد میں اجتماعی دعا میں شریک ہونا چاہئے اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں کو بھی اس دعا میں شریک ہونے کا حکم فرمایا ہے جنہوں نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز ادا نہیں کرنی۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں:

امرنا رسول الله ﷺ ان نخرجهن فى الفطر والاضحى العواتق والحيض وذوات الخدور فاما الحيض فيعتزلن الصلوة ويشهدن الخير و دعوة المسلمين (مسلم ا/۲۹۱، کتاب الصلوۃ العیدین)

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں جوان، حیض والیاں اور پردہ نشین تمام عورتوں کو عید گاہ لیکر جائیں البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں اور بھلائی (صدقات دینا اور خطبہ سننا) وغیرہ میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوں۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی عید گاہ جا کر با جماعت عید کی نماز ادا کرنی چاہئے اس مسئلہ میں اور بھی احادیث ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

شوال کے روزے

شوال کے چھ روزوں کی بھی بہت فضیلت احادیث میں آئی ہے یہ روزے رکھنا نہ تو ضروری ہیں اور نہ ہی رمضان المبارک کا حصہ لیکن چونکہ ان کا بہت زیادہ ثواب بیان ہوا ہے۔اس لئے ان کی فضیلت کو یہاں بیان کیا جاتا ہے تاکہ عامۃ المسلمین میں سے جو چاہیں یہ اجر حاصل کر لیں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

ان رسول الله ﷺ قال من صام رمضان ثم اتبعه ستامن شوال كان كصيام الدهر (مسلم ا/۳۶۹، کتاب الصیام) بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر ان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔

برادران اسلام: یہ اجر اس شخص کیلئے ہے جو رمضان المبارک کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق گزارتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی سے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی خیر و برکت سے نوازے اور توفیق عطا فرمائے کہ ہم کتاب و سنت کے مطابق رمضان المبارک کا مہینہ گزاریں تاکہ اس کے اجر و ثواب کے کما حقہ حقدار بن سکیں۔آمین یا الٰہ العالمین۔ **اللهم وفقنا لما تحب وترضى**

© rasailojaraid.com